جناب (ر) جنرل حمید گل صاحب

بھارتی جارحیت کے امکانات کارگل کی صورتحال کا تجزیہ

کارگل کی صورتحال ہندوستان کے ہاتھ سے نکل چکی ہے۔ بھارتی فوج ایک ماہ کی سر توڑ کوشش کے باوجود سرینگر لیہہ روڈ پر مجاہدین کا کنٹرول ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ سرینگر لیہہ شاہراہ بھارت کے لداخ اور سیاچن پر قبضے کا واحد زمینی رابطہ اور ذریعہ ہے۔ جسے مجاہدین نے عملاً کاٹ ڈالا ہے۔ اگر آئندہ دو ماہ میں بھی ہندوستان اس علاقہ پر اپنی گرفت مضبوط نہ کر سکا تو پھر جنگ کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ تاہم سر دست ایک کھلی جنگ کے امکانات بہت کم ہیں۔ یہاں ہم جنگ کے امکانات اور عدم امکان کے چند اسباب کا ذکر کریں گے۔

بھارت کو اپنی حملہ آور افواج محاذ پر لانے کیلئے خاصے عرصہ کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف بھارتی فوج کا بڑا حصہ کشمیر میں پھنسا ہوا ہے۔ اس لیے فوج کا مجموعی ڈھانچہ اور نظام عدم توازن کا شکار ہے۔ جسے دور کرنے کیلئے تین چار ماہ لگ سکتے ہیں۔ اس وقت ہندوستان کی پالیسی کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کو بین الاقوامی بنانے سے گریز کرے۔ جنگ کی صورت میں اس کی یہ کوشش ناکام ہو جائیگی۔ بین الاقوامی طاقتیں بھی جنگ کے حق میں نہیں ہیں خصوصاً دو ایٹمی طاقتوں کی جنگ مغرب بالخصوص امریکہ کیلئے ناقابل قبول ہے۔ اس کے باوجود جنگ کے امکان کو بالکل رد بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جنگیں صرف درست تخمینوں کی بنیاد پر نہیں ہوتیں۔ بلکہ اکثر غلط اندازے کی بنیاد پر ہو جاتی ہیں۔ آج کے ہندوستان کیلئے غلط اندازوں کا شکار ہونا عین ممکن ہے۔ ایک سو کروڑ لوگوں کا ملک ایک طرف انتخابات کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے۔ تو دوسری طرف مٹھی بھر مجاہدین کے ہاتھوں اسکی فوج رسوا ہو رہی ہے۔ اور وہ رحم طلب نگاہوں سے امریکہ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ ڈوبتے کو اگر تنکے کا سہارا نہ ملا تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس سے کسی بھی احمقانہ اقدام کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔

بھارت کے فوری اہداف : ہندوستان ہر قیمت پر کارگل کی شکست کا داغ مٹانا چاہتا ہے۔ اس مقصد کیلئے اس نے "اعلان لاہور" اور دوستی کے دعوے یک لخت فراموش کر دیے۔ اور امریکہ اس کی امیدوں کا مرکز بن گیا ہے۔ کل تک بھارتی لیڈر چین سے بات چیت کو اپنی شان کے خلاف تصور کرتے تھے وہ آج بھاگم بھاگ چین جاکر سرحدی تنازعات کے حل کی خود درخواست کر رہے ہیں۔ گویا کارگل کی خاطر وہ ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں۔ مٹھی بھر مجاہدین نے انہیں کوچہ رقیب میں سر کے بل جانے پر آمادہ کر دیا ہے۔

(۱) پوری عسکری قوت صرف کر کے مجاہدین کے قبضہ سے اہم ترین سٹر یجک مقامات چھڑا لیے جائیں۔ (۲) سفارتی کوششوں سے پاکستانی قیادت پر اس قدر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ مجاہدین کو کارگل کا علاقہ خالی کرانے پر مجبور کر دے۔ (لیکن ضروری نہیں مجاہدین پاکستان کے مجبور کرنے سے مجبور ہو جائیں) (۳) یہ دونوں آپشن نہ چلیں تو پاکستان کے خلاف ایسا عسکری محاذ کھولا جائے جس کے نتیجہ میں پاکستان کو علی الاعلان مجاہدین کی حمایت سے دستبردار ہونا پڑے۔ اگر پہلے دو آپشن ناکام ہو گئے اور ہندوستان کو کنٹرول لائن پر محدود جنگ کا تیسرا راستہ اختیار کرنا پڑا تو یہ اسکی سیاسی حکمت عملی کی بہت بڑی ناکامی ہو گی۔ کہ پھر یہ معاملہ بہر حال بین الاقوامی ہو جائیگا۔ خواہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل امریکی دباؤ میں آکر کتنا ہی بھارت کا ساتھ دے۔ لیکن یہ معاملہ دو طرفہ نہیں رہے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ضروری نہیں بھارت جنگ کو کنٹرول تک محدود رکھ سکے۔ محدود جنگ کنٹرول لائن سے باہر ہو کر بڑی جنگ اور نیوکلئیر جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں پاکستان کا اسی قسم کا مفروضہ غلط ثابت ہو چکا ہے۔ پاکستان کا معاملہ سیدھا سادہ ہے۔ وہ کشمیر کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ نصف صدی کا قصہ ہے۔ اور اسکے لئے تین جنگیں لڑ چکا ہے۔ ہم اب پیچھے کیسے ہٹ سکتے ہیں۔ کہ جب صورتحال ہمارے حق میں ہے۔ اس سے پیچھے ہٹنا پاکستان کی حکومت کے بس میں نہیں کہ وہ بھی یقیناً اندرونی حالات پر بھی نظر جمائے ہوئے ہے۔ آج قوم بیدار ہے اور اس میں جذبہ جہاد پروان چڑھ رہا ہے۔ وہ نہیں چاہے گی کہ حکمرانوں کے کسی غلط فیصلے کی وجہ سے کشمیر میں جو بے پناہ نفرت ہندوستان کے خلاف موجود ہے اسکا نشانہ پاکستان بن جائے۔ امریکہ اور مغربی ممالک جتنا

بھی دباؤ ڈالیں پاکستانی قوم حکمرانوں کو کسی طرح کے بھی سمجھوتے کی اجازت نہیں دے گی۔

بھارت کی نجات کا واحد امکان: ہندوستان کے پاس چوتھا آپشن بھی ہے جو اسے رسوائی' جنگ اور مکمل تباہی سے بچانے کا واحد امکان ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حق خودارادیت دینے پر تیار ہو جائے اس میں کسی طرح بھی رسوائی نہیں بلکہ ملک اور قوم کو جنگ کا ایندھن بنانے اور تباہی سے دوچار کرنے کی بجائے امن کا راستہ اختیار کرنے سے اس کی قدرومنزلت میں اضافہ ہوگا۔ لیکن ہندوستان سے سردست اس عقل ودانش کی امید کم ہے۔ وہ فوجی دھونس کے ذریعے اپنی جھوٹی انا کی تسکین پر تلا ہوا ہے۔ وہ ہر صداقت کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے وہ آنکھیں اس وقت کھولے گا جب تمام متبادل راستے بند ہو چکے ہوں گے۔ ہمیں اپنے دشمن پر رحم کھاکر کوئی ایسی رعایت نہیں دینی چاہیئے۔

امریکی مفادات: امریکہ بھارت کو غلط راستے پر چلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ امریکہ اس وقت انسانی حقوق کا چمپئن بنا ہوا ہے لیکن کشمیر کے ۷۰ ہزار شہیدوں کا لہو اس کیلئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ دراصل اس کا حوالہ انسانیت نہیں اپنا مفاد ہے اور اس خطے میں اپنے مفادات کیلئے امریکہ تین باتوں کو بہت اہم سمجھتا ہے۔

(۱)۔ چین پر قدغن..... اس ضمن میں ایک مضبوط بھارت امریکہ کے مفاد میں ہے۔

(۲) ایٹمی قوت کے استعمال کا خطرہ جس سے اس کے نیو ورلڈ آرڈر کا خواب مٹی میں مل جاتا ہے۔

(۳) دنیا کے اس خطے میں جہاد کی آبیاری اور اٹھان کا چیلنج..... جس کے نتائج سے وہ سخت خائف ہے جہاد کے نتیجے میں افغانستان اور چیچنیا سے روس کی ذلت آمیز واپسی کی عبرتناک مثالیں اس کے سامنے ہیں۔ دوسرے اسلامی جہاد سے بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں میں اتحاد واتفاق کے امکانات بھی روشن ہو سکتے ہیں۔ یہ بات بھی اس کے مفاد کے سراسر خلاف ہے۔ اس وقت کشمیر میں امریکہ کے یہ تینوں اہداف داؤ پر لگ گئے ہیں اگر کشمیر میں ہندوستان شکست کھاجاتا ہے تو چین کو گھیرنے کا امریکی ہدف اپنی موت آپ مرجائے گا۔ اگر ہندوستان پاکستان پر حملہ کردیتا ہے تو نہ صرف بین الاسلامی جہاد کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ دونوں ممالک کے درمیان ایٹمی جنگ کا خطرہ بھی

پیدا ہو جائے گا۔ چنانچہ امریکہ کے تینوں اہداف کشمیر میں سخت خطرے سے دوچار ہیں۔ ان حالات نے امریکہ کو مخمصے میں ڈال رکھا ہے۔ دوسری طرف چین بھی جنگ کا مخالف ہے تاہم میری اطلاع کے مطابق اس نے پاکستان کی جغرافیائی سلامتی کو ہر طرح سے یقینی بنانے کے عزم کا بھی اظہار کیا ہے۔ امریکہ بھارت کو اپنا فطری حلیف قرار دے چکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ واضح جانبداری کے اعلان کے بعد امریکہ پاکستان سے کیا توقع رکھتا ہے؟ ادھر بھارت امریکہ کی ضرورت اور مجبوری کو کیش کرنا چاہتا ہے شاید اسے یقین ہے کہ امریکی دباؤ پاکستان کو جھکنے پر مجبور کردے اس لئے مسلسل ایسا پروپیگنڈا کر رہا ہے جس سے امریکہ کا پاکستان کے خلاف غم وغصہ مزید بڑھے۔

بھارت کا مجاہدین کو "درانداز" کہنا سراسر ناانصافی ہے۔ اور امریکہ کا بھارت کی ہاں میں ہاں ملانا اس سے بھی بڑا ظلم ہے۔ ٹھاکو چک سے لیکر سیاچین کے دامن میں **NJ9842** تک واقع لائن آف کنٹرول کی لمبائی ساڑھے سات سو کلومیٹر ہے جو دراصل ہندوستان اور پاکستان کے درمیان عبوری لکیر ہے۔ کشمیریوں کے درمیان نہیں نہ ہی دنیا کا کوئی اخلاقی یا قانونی ضابطہ انہیں کنٹرول لائن تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ کشمیری مجاہدین جب اس نام نہاد خط کو عبور کرتے ہیں تو وہ اپنے ہی علاقے میں ہوتے ہیں۔ وہ اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اس لئے "درانداز" تو بھارتی فوجی ہیں جو ان کی سرزمین پر طاقت کے بل پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں انہیں کس قانون اور ضابطے کے تحت مداخلت کار یا درانداز کہا جارہا ہے۔ جہاں تک پاکستان اور ہندوستان کے مابین لائن آف کنٹرول کا معاملہ ہے تو اس کی خلاف ورزی بھی بھارت نے شروع کی تھی۔

جب شملہ معاہدے کے بعد ۱۹۷۲ء میں بھارت نے چوبٹ لا اور قمر سیکٹر پر قبضہ کرلیا یہ محدود علاقے پر قبضہ تھا لیکن ۱۹۸۴ء میں اس نے سیاچین کے ۳۰۰۰ مربع کلومیٹر علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی تو بھارت نے کی۔ اب وہ اسی لائن کی خلاف ورزی کا شوشہ چھوڑ کر شور مچارہا ہے۔ لیکن وہاں پر تو کشمیری مجاہدین ہیں وہ درانداز اور مداخلت کار کیسے ہوگئے۔ یہ تو ان کا اپنا گھر ہے بالفرض یہ پاکستانی فوج بھی ہے تو اس کو بھی وہاں موجودگی کا اتنا ہی حق ہے جتنا بھارتی فوج کو ہے۔ یہ روایت تو خود ہندوستان نے پیدا کی ہے۔

<u>بھارت کے پاس مہلت کم ہے</u> : بھارت کے پاس موجودہ جنگ کو منطقی نتیجے تک پہنچانے یا پاکستان پر حملہ کرنے کیلئے مہلت بہت کم ہے۔ صرف دو یا تین ہفتے کے بعد موسم برسات شروع ہو رہا ہے جو مہم جوئی کا موسم نہیں ہوتا۔ ندی' نالے اور دریا چڑھ جاتے ہیں اس لئے ہم فوری طور پر بھارت سے کسی بڑی کاروائی کی توقع نہیں کر سکتے۔ تاہم سندھ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں برسات کی شدت کم ہوتی ہے وہاں ہندوستان مہم جوئی کر سکتا ہے۔ کارگل پر قبضے کیلئے بھی بھارت کے پاس چند ہفتے ہی بچتے ہیں۔ اگر وہ غلط اندازے کے جال میں پھنس کر اپنے سیاسی مقاصد سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور مایوس ہو کر لائن آف کنٹرول پر حملہ کر دیتا ہے تو اس کے اور امریکہ کے تمام مشترکہ تشن مقاصد تکمیل رہ جائیں گے۔ آزاد کشمیر اور شمالی علاقوں کا دفاع پاک فوج کے مشن میں شامل ہے بلکہ پاکستانی علاقے اور کشمیر کے آزاد خطے میں ترجیح کے لحاظ سے ذرہ بھر فرق نہیں لہذا لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی کی صورت میں پاکستانی فوج ہر طرح کا قدم اٹھانے میں حق بجانب ہوگی جس سے بھارت کے سیاسی عزائم ملیامیٹ ہو جائیں گے۔ اگر بھارت دو تین ہفتے کے اندر اندر کارگل میں چھینی ہوئی چوکیاں مجاہدین سے واپس نہیں لے لیتا تو پھر ہندوستان کے پاس چھمب' سماہنی اور منگلا متبادل سیکٹر ہیں لیکن یہاں بھی بھارت کی کوئی کامیابی کارگل کا نعم البدل نہیں ہو سکتی نہ ہی وہ ہمیں سودے بازی پر مجبور کر سکتا ہے۔ نہ ہی مجاہدین ہماری کسی تجویز یا حکم کو ماننے کے پابند ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم چند غیر اہم علاقوں سے محروم بھی ہو جاتے ہیں تو بھی ہماری برتری کو ضعف نہیں پہنچے گا اور ہماری سودے بازی کی اہمیت بھی کمتر نہیں ہوگی کیونکہ سردیوں میں سپلائی لائن کٹ جانے سے ہی دشمن کا صفایا ہو جائے گا۔ اس لئے ہندوستان کے پاس متبادل نہایت محدود ہیں۔ ہندوستان مزید چار ڈویژن فوج کشمیر بھجوا رہا ہے اس سے اس کی فوج کا پورا ڈھانچہ غیر متوازن ہو کر رہ جائے گا اس خلاء کو پر کرنے کیلئے ہی وہ چین سے دوستی کی پینگیں بڑھانا چاہتا ہے تاکہ آسام اور ناگالینڈ سے فوج نکالنے کے بعد مشرقی سرحدوں پر دباؤ کا شکار نہ ہو آگے چل کر وہ بنگلہ دیش کی سرحدوں پر تعینات دو ڈویژن فوج بھی نکال کر خلاء کو پر کرنا چاہے گا لیکن اس صورتحال میں وہ کوئی بڑا خطرہ مول لینے کی پوزیشن میں نہیں ہوگا۔ کشمیر میں بھارت کی چھ لاکھ سے زیادہ فوج پہلے

ہی موجود ہے۔ کارگل کے بعد تو کشمیر ہر طرف سے ایک بند گلی بن گیا ہے جس میں بھارتی فوج قربانی کا بکرا بننے جا رہے ہیں۔

<u>پاکستان بیدار اور تیار رہے</u> : بھارت کی سیاسی اور فوجی قیادت اگر خودکشی کا فیصلہ کر ہی چکی ہے تو اس میں ہمارا قصور نہیں...... تاہم ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے ہوں گے۔

☆...... ہمیں اپنے حوصلوں کو زندہ رکھنا چاہیئے صرف چند ہفتے عزم واستقامت سے ڈٹے رہیں تو مجاہدین کی فتح دائمی ہو سکتی ہے یہ نہ صرف کشمیر کی آزادی کا پیش خیمہ بنے گی بلکہ کروڑوں مظلوم ہندوستان میں بھی برہمن اقلیت کے جبر سے نجات پا جائیں گے۔ ☆...... کارگل کے مسئلے کو ناقابل مذاکرات قرار دے دیا جائے صرف کشمیر پر مذاکرات کئے جائیں۔ مذاکرات بامقصد ہوں۔ کشمیریوں کو حق خود ارادیت سے محروم کرنے کیلئے مذاکرات بے سود ہیں۔ ☆...... آئندہ دو تین ہفتے کے دوران بھارتی قیادت انتخابات اور کارگل میں ناکامی کی وجہ سے لائن آف کنٹرول پر کوئی بھی کاروائی کر سکتی ہے۔ مظفر آباد' منگلا اور میرپور پر حملوں کی صورت میں ہمیں دشمن کا منہ توڑ جواب دینا ہو گا۔ انشاء اللہ پاک فوج اس صورتحال سے نمٹ لے گی۔ ☆...... لائن آف کنٹرول کے ساتھ ساتھ عوام کا مورال بھی بہت اونچا ہے ان میں جذبہ جہاد بیدار ہو رہا ہے اور مجاہدین بھی صف بستہ ہو کر بھارت کے عزائم کو خاک میں ملانے کیلئے تیار ہیں۔ ایک فوجی کی حیثیت سے میں یہ کہوں گا کہ ہمیں دشمن کی عملی صلاحیت پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اس کے دعووں سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے ہمیں ان حالات میں عوام کے جذبوں کو پاک فوج کی شجاعت سے ہم آہنگ کر دینا اور رات دن پوری طرح ہوشیار اور خبردار رہنا چاہئے۔ ☆...... ہندو امپریلزم کا خواب آج کا نہیں تقسیم ہند سے قبل کا ہے۔ نصف صدی سے تو وہ اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے نہایت بے تاب ہے لہذا بھارت سے کسی معاہدے کی پابندی کی امید کرنا محض خوش فہمی ہے۔ ہمیں "اعلان لاہور" کی لکیر پیٹنے کی بجائے اپنے بدترین دشمن کے متوقع وار کا انتظار اور مناسب دفاع کی تیاری کرنی چاہیئے۔ ☆...... ہمارے لئے ضروری تھا کہ ہم عالم اسلام کو بیدار کرتے لیکن حیرت ہے ہم نے ابھی تک OIC کا اجلاس بلانے کیلئے بھی کوشش نہیں کی۔ ہو سکتا ہے ایسا امریکی دباؤ کی وجہ سے کیا

کیا ہو لیکن امریکی دباؤ سے حقائق تو نہیں بدل سکتے۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ زمینی حقائق کو اپنے حق میں استعمال کریں بالآخر اس مسئلے کا فیصلہ میدان میں ہی ہوگا۔ امریکی دباؤ وہاں کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ ☆...... اگر مجاہدین کے قدم اسی طرح بڑھتے رہے تو پھر ایک دن ایسا آئے گا جب امریکہ بھی حقائق کی روشنی میں اپنے اہداف کا تعین کرے گا اس وقت ہندوستان کو بھی کھلی آنکھوں کے ساتھ معاملات طے کرنے پڑیں گے۔ ویسے بھی ان کی اپنی عادت...... "پورا جاتا دیکھو تو آدھا دیو لٹا" وقت آئے گا جب ہندوستان حقائق کی دنیا میں لوٹ آئے گا۔ ☆ میں مجاہدین سے یہ بھی کہوں گا کہ وہ لیہہ منالی روڈ کو بھی نظر انداز نہ کریں اس پر بھی کاروائیاں کریں اگرچہ یہ دور ہے لیکن ان کی پہنچ سے باہر نہیں۔ اسی طرح سرینگر لداخ روڈ پر صرف کارگل کے علاقے میں کاروائیاں نہ کریں بلکہ جہاں سے یہ سڑک شروع ہوتی ہے وہاں پر ہی اس کو ہدف بنائیں۔ ☆...... بھارتی فوج نفسیاتی طور پر یہ جنگ ہار چکی ہے لیکن وہ اسے تسلیم نہیں کر رہی یہ اس کی مجبوری ہے۔ مجاہدین آنے والے موسم سرما میں بھی کارگل کی چوٹیوں میں پورے عزم و حوصلے کے ساتھ ڈٹے رہیں۔ میری اطلاع کے مطابق ان کے پاس ایمونیشن اور خوراک وافر مقدار میں موجود ہے یہ وہ سامان ہے جو انہیں بھارتی چوکیوں سے ملا ہے۔ یہ ان کی ایک سال کی ضروریات پوری کر سکتا ہے اس لئے ان کے حوصلے بلند اور مستحکم ہیں انشاء اللہ وہ ایک طویل جنگ لڑنے کی پوزیشن میں ہیں اور یہ جنگ بھارتی خرچ پر انہی کے ہتھیاروں سے لڑیں گے۔ ☆...... سیاچن پر بھارتی فوج کی سرنڈر کے آثار نظر آرہے ہیں اسی لئے امریکی وفود پاکستان کو آنا شروع ہو گئے ہیں تاکہ ہندوستان کو مزید رسوائی سے بچایا جاسکے۔ ہمارے سرنڈر کو مشرقی پاکستان میں روکنے کیلئے امریکی بحری بیڑا نہیں آیا تھا تو اب بھارت کیلئے یہ رعایت کیوں؟ یہ وقت سودے بازی کا نہیں، آہنی عزم کا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔